السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہندہ (جوثیبہ ہے) کے والدین اس کا نکاح عمرو سے کرنا چاہتے ہیں ہندہ اس کو منظور نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ میرا نکاح خالد سے کردو والدین اس کو منظور نہیں کرتے اہل محلہ نے و نیز علمائے نے ہندہ کے والدین کو سمجھایا کہ ہندہ کی مرضی کے مطابق اس کا نکاح کردو لیکن والدین کسی طرح بھی راضی نہیں ہوتے اور ہندہ بھی اپنی صد پر اڑی ہوئی ہے اور ہندہ نے بھی ہر طرح سے والدین کے رضا کی کوشش کی مگر نا کام رہی ایسی صورت میں اگر ہندہ بلا رضائے والدین خالد سے نکاح کرے تو کیا یہ نکاح درست ونافذ ہو گا اور اگر امور نکاح کے انجام دہی کے لیے والدین کے علاوہ کسی شخص کو سر پرست مقرر کرے تو اس کا یہ فعل درست ہو گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اس صورت میں والد ہندہ کو چاہیے کہ ہندہ کا نکاح خالد سے کردے بشرطیکہ اس میں کوئی محذور شرعی (جیسے بے دینی وغیرہ) نہ ہو اور اگر والد ہندہ اس صورت میں ہندہ کا نکاح خالد سے نہ کردے تو وہ ولایت ہندہ سے معزول ہوجائے گا اور اس صورت میں اگر ہندہ بلا رجائے والد دوسرے کے اذن سے جس کا درجہ ولایت والد کے بعد ہو خالد سے نکاح کرلے تو یہ نکاح درست ونافذ ہو گا اور مجرد ہندہ کا کسی شخص کو جو اس کا ولی نہ ہو سر پرست مقرر کرکے اس کے اذن سے نکاح کرلینا جواز نکاح کے لیے کافی نہیں ہے اس لیے کہ یہ نکاح بلا اذن ولی ہے جو نصاً باطل ہے۔ مشکوۃ (ص 262) میں ہے۔

"عَنْ أَبِي هريرة رَضِيَ اللہ عَنْہُ أَنَّ رَسُولَ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : «لَا تُنْكَحُ الأَيِّمُ حَتَّى تستأمر، وَلَا تُنْكَحُ البِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ "[1] الحدیث (متفق علیہ)

"نہ نکاح کیا جائے بیوہ کا یہاں تک کہ اس سے حکم لیا جائے اور نہ نکاح کیا جائے باکرہ کا یہاں تک کہ اس سے اذن لیا جائے۔"

ن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : "أیما امرأة نکحت بغیر إذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل، فنکاحها باطل، فإن دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها، فإن اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له".[2] الحدیث (رواہما الخمسة الاالنسائیؔ)

" عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ بلاشبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو عورت اپنے ولی کی اجازت کے بغیر نکاح کرلے تو اس کا نکاح باطل ہے، اس کا نکاح باطل ہے۔۔۔۔۔اور اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں: اگر ان (اولیا) کا اختلاف ہو تو سلطان وقت ہر اس عورت کا ولی ہے، جس کا کوئی ولی نہ ہو۔

ایضاً (6/33) میں ہے:

"وفی حدیث معقل ہذا دلیل ان السلطان لا یزوج المراة الا بعد ان یامر ولیها بالرجوع عن العضل فان اجاب فذلک وان اصر زوجها "

"معقل بن یسار کی اس حدیث میں اس بات کی دلیل ہے کہ سلطان کسی عورت کا نکاح کرانے سے پہلے اس کے ولی کو حکم دے کہ وہ نکاح سے روکنے والا عمل ترک کردے، اگر وہ بجا آوری کرے تو ٹھیک اور اگر وہ اپنی ضد پر مصر رہے تو سلطان اس کا نکاح کردے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

---

[1]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (4843) صحیح مسلم رقم الحدیث (1419)

[2]۔ سنن ابی داود رقم الحدیث (2083) سنن الترمذی رقم الحدیث (1102) سنن ابن ماجہ رقم الحدیث (1879)

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 478

محدث فتویٰ